REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۰ تبوک ۱۳۳۸ھ ش ۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۳۱

جاپان کے طوفان میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار تک پہنچ گئی

ٹوکیو ۲۹ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہفتہ اور اتوار کو جاپان میں جو قیامت خیز طوفان آیا۔ اس میں کوئی ڈیڑھ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور ساڑھے بارہ سو افراد لاپتہ ہیں۔ پانچ ہزار اڑسٹھ افراد مجروح اور دو لاکھ اڑسٹھ ہزار آٹھ سو چوہتر خاندان بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ۳۰ کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ جاپانی پولیس نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے بہت بڑھ جائے گی۔ اس وقت جاپان کے کئی قصبے پانی سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور وہاں جانی نقصانات کا اندازہ لگانا ابھی ممکن نہیں۔

آخری اطلاعات کے مطابق طوفان میں ستاون جہاز ڈوب گئے۔ ایک سو ستر کو طوفانی لہریں بہا لے گئیں۔ ۳۱۵ جہازوں کو نقصان پہنچا۔ جہازوں پر عملہ کے ۱۷ ارکان ہلاک ہو گئے یا لاپتہ ہیں۔

جلسہ تقسیم انعامات جامعہ نصرت

جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء بوقت ۹ بجے صبح لجنہ اماء اللہ ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ از راہ شفقت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جلسہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیں گی۔ اولڈ سٹوڈنٹس جنہوں نے اپنی سندات حاصل کرنی ہیں۔ یا جو انعامات کی مستحق قرار دی جا چکی ہیں۔ وہ سب جلسہ تقسیم انعامات سے ایک روز قبل بوقت ۵ بجے شام لجنہ ہال میں تشریف لائیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت)

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری کا پُر مغز تحقیقی مقالہ

ربوہ۔ مورخہ ۲۷/۹/۵۹ کو مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری نے ایک پر مغز تحقیقی مقالہ پڑھا جس کا موضوع تھا "انجیل مرقس کا آخری ورق" یہ علمی مقالہ پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعد میں حاضرین کو سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ (سکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل بعد دوپہر ہلکی اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ اِس وقت عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۲۹ ستمبر بوقت دس بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ دوپہر کے بعد سے شام تک ہلکی اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح، ربوہ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۹ء

تحریک جدید کے وعدوں کے بارے میں ضروری گزارش

از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ماسوا ان علاقوں کے جہاں سیلاب آیا ۳۱ اکتوبر مقرر ہے۔ دفتر میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سکرٹریان تحریک جدید اپنے بجٹوں کو مقررہ تاریخ تک سو فیصدی پورا کرنے کے لئے ہمہ تن مشغول ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں کارکنان سے پورا تعاون فرمائیں اور جلد سے جلد اپنے وعدوں کو ادا کر دیں۔ تا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ماہ نومبر میں جب نئے سال کی تحریک ہو تو وہ اس پر شرح صدر کے ساتھ لبیک کہہ سکیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

خاکسار:۔ مرزا مبارک احمد وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ایمان اور تہذیب درحقیقت دونوں لازم و ملزوم ہیں

مومن ہمیشہ مہذب ہوتا ہے وہ ہر کام کو مقررہ طریق اور مقررہ قانون کے مطابق سرانجام دیتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
میں آج دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مومن ہمیشہ مہذب ہوتا ہے

ایمان اور تہذیب

درحقیقت دونوں لازم و ملزوم اور قریب کی چیزیں ہیں۔ تہذیب ایک وسیع مضمون ہے۔ لیکن میں اس وقت صرف ایک موٹی سی بات کی طرف جو اس مضمون سے تعلق رکھتی ہے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ دنیا میں ہر انسان اپنے لئے ایک طریق عمل تجویز کر لیتا ہے اور اسے اپنے راہنمائی کا موجب بنا لیتا ہے اور چونکہ وہ اپنے لئے

ایک طریق عمل تجویز کر لیتا ہے

اس لئے لازماً اسے ان وجوہات کے متعلق غور کرنا پڑتا ہے۔ جن کی وجہ سے وہ بعض اعمال کو اختیار کرتا ہے۔ کسی خاص طریق عمل کو اختیار کرنے والے اور نہ اختیار کرنے والے میں یہ فرق ہوتا ہے کہ کسی طریق عمل کو اختیار کرنے والا اپنے ارادہ کے زمانہ سے اپنے کاموں کو ایک خاص قانون کے ماتحت لے آتا ہے اور پھر انہیں خوب سوچ سمجھ کر بجا لاتا ہے اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر لیتا ہے اور کسی طریق عمل کو اختیار کئے بغیر کام کرنے والا وقتی اثرات اور وقتی جوشوں کے ماتحت کام کرتا ہے اس نے کام شروع کرنے سے پہلے اس پر غور نہیں کیا ہوتا کہ ایسے اعمال کی کیا حکمت ہے۔ جو شخص کسی طریق عمل کو اختیار کرتا ہے اس کو مہذب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ اعمال اور ان کے موجبات اور ان کی حکمتوں پر غور کرتا ہے۔ تو وہ بعض کاموں کو چھوڑ دیتا ہے اور بعض کو اختیار کر لیتا ہے تہذیب کے معنے شاخ تراشی کے ہیں یعنی ٹہنیوں کے زائد حصہ کو کاٹ دینا۔ مہذب آدمی کو مہذب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک وقت میں بیسیوں نتائج پر غور کرتا ہے۔ بعض امور کو وہ مناسب خیال کرتا ہے۔ اور انہیں اختیار کر لیتا ہے۔ اور بعض امور کو وہ غیر مناسب خیال کرتا ہے اور انہیں ترک کر دیتا ہے۔ جو شخص کوئی کام وقتی جوش کے زیر اثر کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے اصول مقرر نہیں کرتا۔ اس لئے جوش کی حالت میں چند نعرے لگا لینے اور عملی طور پر کام نہ کرنے والے کو غیر مہذب کہا جاتا ہے یعنی اس نے اپنے اعمال کی شاخ تراشی نہیں کی۔ جس طرح سکھوں کی مونچھیں بڑھ جاتی ہیں یا جس طرح جنگل میں درختوں اور جھاڑیوں کی شاخیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور انہیں تراشا نہیں جاتا۔ اسی طرح اس کے اعمال کی حالت ہوتی ہے۔ وہ

وقتی جوش کے نتیجہ میں

بعض کام کر گزرتا ہے اور ان کے متعلق غور نہیں کرتا۔ کہ آیا وہ کام کرنا اس کے لئے مناسب بھی ہے یا نہیں لیکن مومن مہذب ہوتا ہے۔ وہ اپنے لئے ایک طریق عمل مقرر کرتا ہے اور پھر اس قانون کی اتباع کرتا ہے۔ اور اگر غفلت کی وجہ سے وہ کوئی کام نہ کر سکے تو وہ اپنے

اعمال کی پردہ پوشی کرتا ہے

مثلاً بیماریاں ہیں۔ بعض بیماریاں غلیظ ہوتی ہیں جنہیں دیکھ کر دوسروں کو گھن آتی ہے۔ جیسے کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے۔ جس کی انگلیوں میں کوڑھ کی قسم کے زخم ہو جاتے ہیں۔ اب سمجھدار آدمی تو دستانے پہن لے گا اور اپنی بیماری کو دوسروں کی نظر سے چھپا لے گا۔ لیکن ایک غیر مہذب انسان اپنے ہاتھ ننگے رکھے گا۔ اس سے رطوبت بہ رہی ہو گی۔ مکھیاں زخموں پر بیٹھی ہوئی ہوں گی اور دیکھنے والے شخص کو اس سے گھن آئے گی یا کسی شخص کو نزلہ اور زکام کی تکلیف ہے۔ تو اگر وہ مہذب ہو گا۔ تو ناک صاف کر کے مجلس میں آئے گا۔ بلکہ اگر ہو سکے تو مجلس میں آئے گا ہی نہیں۔ اور اگر آئے گا۔ تو اپنے ساتھ رومال لائے گا۔ اور اگر ناک سے رطوبت بہے گی۔ تو رومال سے پونچھ لے گا۔ لیکن جو غیر مہذب ہو گا۔ اس کا ناک بہہ رہا ہو گا۔ اس پر مکھیاں بیٹھی ہوئی ہوں گی۔ اور دوسرے لوگ اس سے نفرت کریں گے۔ پس اپنے عیب کو ظاہر ہونے دینا چاہے وہ مجبوری اور بے گناہی کا نتیجہ ہو۔ بد تہذیبی ہے۔ کیونکہ اس سے دوسروں کے اندر

نفرت پیدا ہوتی ہے

اور مزید برآں بیوقوفوں کو اس کی نقل کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ یا مثلاً کوئی شخص دوسرے کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے۔ تو اس کے آگے سے بوٹی اٹھا لے۔ اور خیال کر لے کہ کیا ہے۔ وہ دوست ہی تو ہے۔ تو یہ بد تہذیبی ہو گی۔ کیونکہ مومن کو یہ حکم ہے کہ کل بیمینک و کل مما یلیک یعنی دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اس چیز کو کھاؤ جو تمہارے سامنے ہو۔ آخر مومن کے بھی دوست ہوتے ہیں۔ لیکن دوسرے کے کھانے میں اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ ڈالنا وہ جائز نہیں سمجھتا۔ بیشک

اسلام نے یہ اجازت دی ہے

کہ دو تین آدمی مل کر ایک برتن میں کھانا کھا سکتے ہیں۔ لیکن یہ کہ بغیر دوسرے کی مرضی کے اس کے آگے سے کھانا کھا لیا جائے۔ یہ جائز نہیں۔ مثلاً دوسرے کے سامنے گردہ کی بوٹی رکھی ہے۔ وہ اٹھا کر کھا لی۔ اب چاہے دوسرے کو گردہ ناپسند ہی ہو۔ لیکن یہ اس کا کام ہے کہ وہ دوسرے کو دے۔ دوسرے کا حق نہیں کہ وہ خود اٹھا کر کھائے۔ اب یہ بات بظاہر معمولی ہے۔ لیکن ایک شخص کو ہم مہذب کہتے ہیں اور دوسرے کو غیر مہذب کہتے ہیں کیونکہ ایک شخص اپنی خواہش کو چھپا لیتا ہے۔ اور دوسرا شخص اپنی خواہش چھپا نہیں سکتا۔ اور یہ بھی ایک عیب ہے کہ دوسرے کی چیز کی خواہش کی جائے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صراحتاً فرماتا ہے کہ

لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۲)

یعنی ہم نے جو کچھ بعض لوگوں کو

دنیوی زندگی کی زیبائش کے سامان

دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا پھیلا کر مت دیکھ جیسے دوسرے کے آگے سے گردہ یا کلیجی کی بوٹی اٹھا کر کھا لی جائے یا انڈا اور آلو کا ٹکڑا اٹھا کر کھا لیا جائے تو یہ جائز نہیں ہو گا۔ بیشک گردہ، کلیجی، انڈہ اور آلو حلال ہیں۔ لیکن جو چیزیں دوسرے کے آگے پڑی ہیں۔ وہ اس کے لئے حلال نہیں۔ کیونکہ الٰہی حکم ہے کہ لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم اٹھانے والا بے شک ایک حلال چیز اٹھاتا ہے۔ لیکن اسے

یاد رکھنا چاہیئے

کہ جب وہ حلال چیز کسی دوسرے شخص کے آگے پڑی ہو گی تو اس کے لئے حلال نہیں ہو گی کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل بیمینک و کل مما یلیک دائیں ہاتھ سے کھا اور اس سے کھا جو تیرے سامنے ہے۔ اب اگر کوئی شخص برتن میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارتا ہے۔

تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح وہ قرآن کریم کے اس حکم کی بھی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا کہ

لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجاً منھم

جو چیز ہم نے دوسروں کو دی ہے۔ اسے تم انہی کے لئے رہنے دو۔ اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھاؤ۔ غرض بعض اوقات حلال چیزیں بھی حرام بن جاتی ہیں۔ اور جو حرام ہیں وہ تو ہیں ہی حرام۔ ان کا چھپانا تو اور بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم

پر اس لئے عذاب آیا۔ کہ وہ اپنے عیب پر مجلسوں میں فخر کرتی تھی۔ گویا عیب کا اظہار کرنا بھی گناہ ہے۔ چوری کرنا اپنی ذات میں گناہ ہے۔ لیکن اس بات کا اظہار کرنا کہ میں نے چوری کی ہے۔ یہ بھی ایک گناہ ہے۔ اور یہ چیز انسان کو غیر مہذب بنادیتی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ

ہماری جماعت کے بعض افراد

بھی ابھی تہذیب اور شائستگی کے اصول سے واقف نہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص سینما دیکھتا ہے۔ اور جماعت کا کوئی فرد ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ فلاں شخص سینما دیکھتا ہے آپ اس کی اصلاح کریں۔ تو یہ ایک معقول بات ہے۔ لیکن بعض بیوقوف کہتے ہیں دیکھو فلاں سینما دیکھتا ہے۔ اور انہیں تو کوئی منع نہیں کرتا۔ اور ہمیں منع کیا جاتا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کا دل چاہتا ہے۔ کہ میں سینما دیکھوں۔ لیکن وہ دوسروں کے عیوب ظاہر کرکے اپنے لئے رستہ ہموار کرنا چاہتا ہے۔ ہم دوسرے کی تو تحقیقات کریں گے ہی۔ لیکن اس شخص نے تو اپنا عیب خود ہی ظاہر کردیا ہے۔ یا مثلاً جھوٹ ہے۔ اسلام نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ اب اگر ایک شخص یہ کہے کہ ہمیں تو کہتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولو۔ لیکن فلاں شخص جھوٹ بولتا ہے۔ فلاں افسر جھوٹ بولتا ہے۔ تو ایسا کہنا دوسرے کی اصلاح کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ اس کا دل جھوٹ کے لئے تڑپ رہا ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ تم جھوٹ نہ بولو۔ اور وہ جھوٹ بولنا چاہتا ہے۔ تو وہ دوسروں کے عیوب بیان کرتا ہے۔ تاکہ اسے وہی کام کرنے کا موقع مل جائے۔

اس کی مثال

اس دھوبی کی سی ہوتی ہے۔ جس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی بچوں سے ہمیشہ لڑتا رہتا تھا۔ اور اکثر روٹھ کر باہر چلا جاتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا۔ اب میں گھر نہیں آؤں گا۔ میں تمہاری شکلیں نہیں دیکھنا چاہتا۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد اس کی بیوی۔ بچوں کو خیال آتا۔ کہ اسے بھوک لگی ہوگی۔ اس نے روٹی نہیں کھائی۔ وہ سوئے گا کہاں۔ تو وہ دفعہ

ی صورت میں اس سے پاک ہو جائے۔ اور اسے مناکر ساتھ لے آتے۔ اس طرح اسے عادت پڑ گئی تھی۔ وہ اکثر روٹھ جاتا اور گھر والے اسے منا لاتے۔ ایک مدت کے بعد جب اس کے بچے جوان ہوگئے۔ وہ اپنی بیوی اور بچوں سے لڑا۔ بچوں نے کہا روز روز کی لڑائی اور پھر منانا درست نہیں۔ انہوں نے والدہ سے کہا اگر یہ روٹھ کر جاتا ہے تو جانے دو۔ آج ہم نے منانا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ ہم باپ کو منانے کے لئے نہیں جائیں گے۔ اور ماں کو بھی منوا لیا۔ کہ وہ اسے منانے نہیں جائے گی۔ دھوبی نے حسب عادت کچھ دیر انتظار کیا۔ لیکن اسے منانے کے لئے کوئی نہ آیا۔

اس کی ہمت ختم ہوگئی

اس کا دل چاہتا تھا کہ میں گھر جاؤں۔ لیکن بلانے کے لئے کوئی نہ آیا۔ آخر اس نے اپنا بیل کھلا چھوڑ دیا۔ اور خود اس کی دم پکڑ لی۔ دھوبی کا بیل ہمیشہ گھر کی طرف ہی جاتا ہے۔ اس نے دم پکڑ کر چلنا شروع کردیا۔ اور ساتھ ساتھ کہتا جاتا تھا جانے بھی دو میں گھر جانا نہیں چاہتا۔ مجھے زبردستی کیوں گھر لے جاتے ہو۔ یہی حالت اس قسم کے انسان کی ہوتی ہے۔ چوری کا وہ خود شائق ہوتا ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ دو چار آدمیوں کا نام لے کر وہ جرم کرو۔ وہ بجائے سیدھی طرح جھوٹ بولنے کے دس بیس آدمیوں کا نام لے دیتا ہے۔ کہ وہ بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ تاکہ اس کا جرم قابل گرفت نہ رہے۔ کوئی شخص ظلم کا شائق ہوتا ہے۔ لیکن خود ڈرپوک اور منافق ہوتا ہے۔ وہ ڈرتا ہے کہ اگر میں نے ظلم کیا تو

نظام میرے خلاف کارروائی کرے گا

اس لئے وہ دس بیس آدمیوں کو بدنام کرتا ہے۔ اور کہتا ہے فلاں ظلم کرتا ہے۔ فلاں ظلم کرتا ہے۔ ایسا شخص غیر مہذب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود تو ظالم ہے ہی۔ لیکن وہ اپنے غیر کو بھی ظالم بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح وہ تہذیب کے دائرے سے نکل جاتا ہے۔ اور اصلاح کے امکان کو کم کرلیتا ہے۔ مہذب آدمی نزلہ کو چھپاتا ہے۔ اور غیر مہذب مجلس میں بیٹھ جاتا ہے۔ اس کا نزلہ بہہ رہا ہوتا ہے اور مکھیاں اس پر بیٹھی ہوتی ہیں۔ گویا اپنے نقص کو چھپانا تہذیب ہے۔ اور اسے ظاہر کرنا عدم تہذیب ہے۔

پس گناہ سرزد ہو بھی تو اسے پوشیدہ رکھو۔ جب مجلس میں تم کہتے ہو کہ ہمیں سینما دیکھنے سے روکا جاتا ہے۔ لیکن فلاں شخص سینما دیکھتا ہے۔ اسے کوئی کچھ نہیں کہتا تو

اس کے معنے یہ ہوتے ہیں

کہ میں سینما کے لئے مرتا ہوں۔ مجھے خواہش ہے کہ میں سینما دیکھوں۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ ہمیں جھوٹ بولنے سے منع کیا جاتا ہے۔ لیکن فلاں شخص جھوٹ بولتا ہے۔ اسے منع نہیں کیا جاتا۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ میں جھوٹ بولنا چاہتا ہوں اگر کوئی شخص کہتا ہے ہمیں سود لینے سے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں کے سلسلہ کے دراز ہونے سے کبھی گھبرانا اور بے صبر نہ ہونا چاہیئے

"دیکھو حضرت یعقوبؑ کا پیارا بیٹا یوسفؑ جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے علیحدہ ہوگیا تو چالیس برس تک آپ اس کے لئے دعائیں کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دعائیں حضرت یوسفؑ کی ملاقات کا باعث ہوگئیں۔ لیکن اگر وہ جلد باز ہوتے تو خاک نتیجہ برآمد نہ ہوتا۔ اتنا لمبا عرصہ دعائیں کرتے رہنے پر بعض ملامت کرنے والوں نے اعتراض بھی کیا۔ کہ تو یوسف کو بے فائدہ یاد کرتا ہے۔ لیکن حضرت یعقوبؑ نے یہی جواب دیا کہ میں خدا سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور گو حضرت یعقوبؑ کو بھی ظاہرہ کچھ خبر نہ تھی لیکن خدا پر ایسا یقین تھا کہ فرمایا انی لاجد ریح یوسف۔ پہلے تو یہی معلوم تھا کہ دعاؤں کا سلسلہ لمبا ہوگیا ہے اس لئے اگر خدا نے دعاؤں میں محروم کرنا ہوتا تو وہ جلد ہی جواب دے دیتا۔ لیکن اس سلسلہ کا لمبا ہونا ہی قبولیت کی دلیل تھا کیونکہ کریم ایک سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں رکھتا بلکہ بخیل سے بخیل شخص بھی ایسا نہیں کرتا۔ اور اگر ایک بخیل بھی سائل کو دروازہ پر دیر تک انتظار میں بٹھائے تو آخر اسے کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے۔ حضرت یعقوبؑ کی دعاؤں کے زمانے کی درازی پر خود قرآن شریف کے الفاظ وابیضت عیناہ دلالت کر رہے ہیں۔ حاصل مطلب یہ کہ دعاؤں کے سلسلہ کے دراز ہونے سے کبھی گھبرانا اور بے صبر نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک نبی کی تکمیل بھی جدا جدا پیرایوں میں کرتا ہے۔ حضرت یعقوبؑ کی تکمیل اس نے اسی غم میں رکھی تھی۔ الغرض دعاؤں کا یہی اصول ہے۔ اور جو شخص قرآن سے واقف نہیں۔ وہ نہایت خطرناک حالت میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن جو شخص اس اصول کو بخوبی سمجھ لیتا ہے۔ اس کا انجام نہایت مبارک ہوتا ہے۔ جو لوگ دنیا میں حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ ان سے گرفت کرتا ہے تو ان کی جان ہی لے لیتا ہے۔ لیکن مومن کے ساتھ وہ ایسا سلوک نہیں کرتا اس کی تکالیف کا انجام نہایت اچھا ہوتا ہے اور انجام کار متقی کے لئے ہی ہے جیسے فرمایا۔ والعاقبۃ عند ربک للمتقین۔ مومنوں کو جو تکالیف اور مصائب آتی ہیں۔ وہ ان کی ترقیوں کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور ان کا تجربہ بڑھانے کے لئے ایسے واقعات انہیں پیش آتے ہیں۔ اور آخر کار اللہ تعالیٰ ان کے تکالیف کے ایام کو راحت سے بدل دیتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۵-۴۶)

منع کیا جاتا ہے اور فلاں شخص سود دیتا ہے اسے کوئی نہیں منع کرتا تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ میں سود لینے کے لئے بے تاب ہوں۔ اس طرح وہ دوسرے کو بدنام نہیں کرتا بلکہ اپنے نقص کو ظاہر کرتا ہے اور سوچتا نہیں کہ جو لفظ میرے منہ سے نکلے ہیں ان سے ہر شخص یہ سمجھ لے گا کہ

مجھے بھی اس جرم کی خواہش ہے

اس قسم کا انسان دوسرے پر الزام نہیں لگاتا بلکہ اپنے نقائص کا خود اعلان کرتا ہے شریعت کہتی ہے کہ تم اپنے نقائص کی ستاری کرو۔ اور دوسروں کے عیوب کی بھی ستاری کرو۔ خدا تعالےٰ کی صفات میں سے ایک صفت ستّار ہے۔ پس اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ارادۃً یا غیر ارادۃً تو شریعت کہتی ہے تم اسے چھپاؤ۔ خدا تعالےٰ اگر تمہارے عیب کو ظاہر نہیں کرتا تو تم بھی اسے ظاہر نہ کرو۔ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے بدکاری کی ہے۔ آپؐ نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ وہ اس طرف گیا اور کہا یا رسول اللہ! میں نے بدکاری کی ہے آپ نے پھر دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ وہ پھر چکر کھا کر آپؐ کی طرف آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے بدکاری کی ہے اس پر آپ نے پھر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ لیکن وہ پھر آپ کے سامنے گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے بدکاری کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ یعنی میں تو چاہتا تھا کہ تمہارا گناہ چھپا دے اور تو سمجھتا تھا کہ میں نے سنا ہی نہیں۔ حالانکہ میں تجھ پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ جب

خدا تعالیٰ نے تیری ستاری کی ہے

تو تُو اپنے گناہ کو کیوں ظاہر کرتا ہے پھر اس وجہ سے کہ اس نے چار دفعہ اپنے گناہ کا اعتراف کیا تھا آپ نے اس کی سزا کا حکم جاری کر دیا۔ غرض جب کوئی شخص دوسرے پر الزام لگا کر کوئی بات کہتا ہے تو وہ درحقیقت اپنی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو جانتا ہے کہ اس کا دل چاہتا ہے یا نہیں یا وہ کتنی دفعہ گناہ کر چکا ہے۔ لیکن دونوں صورتوں میں اس کا دوسروں پر الزام لگانا گناہ کی علامت ہے اور وہ اس گناہ کا خود ذمہ وار ہوتا ہے کیونکہ اس نے خود اپنے عیب کا اظہار کیا اس کے کسی رشتہ دار یا ہمسایہ نے نہیں کیا اور اس سے زیادہ احمق کون ہوگا جس کا گناہ خدا تعالےٰ نے تو پردے میں چھپایا۔ لیکن اس نے اسے ظاہر کر دیا اسی کا نام عدم تہذیب ہے۔ پس یاد رکھو

مومن مہذب ہوتا ہے

وہ اپنی کمزوری کو چھپاتا ہے اور دوسرے کے سامنے اسے ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن ایک غیر مہذب انسان اپنی کمزوری کو بیان کرکے اسے خود ظاہر کر دیتا ہے اور جب وہ کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے تو اصلاح کا موقعہ کم ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے موقعہ تھا کہ وہ اپنی کمزوری کو چھپا دے۔ لیکن اس کا اظہار کرکے وہ اُسے دبانے کے امکان کو بند کر دیتا ہے۔ اور اس طرح اپنے لئے خود ہلاکت کا گڑھا کھود تا ہے

فرمودۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّىٰ إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا الْمَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ فَذَالِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ إِقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوق پیدا کرنے سے فارغ ہوا۔ تو رحم نے کھڑے ہوکر (زبان حال) کہا یہ اس کا مقام ہے جو قطع رحمی کی فریاد کرے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ سے ملے۔ اور میں اس سے قطع تعلق کروں جو تجھ سے قطع کرے؟ رحم نے عرض کی کہ میں راضی ہوں فرمایا تو یہ تیرا مقام ہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر چاہو تو میری بات کی سند قرآن کی اس آیت سے لو کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: ''پس کیا یہ امر قریب نہیں کہ اگر تم پیٹھ پھیر لو تو (پھر بھی) زمین میں فساد کرنے کا موجب ہو جاؤ اور رشتوں کو کاٹ دو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ نے لعنت کی ہے۔ ان کو بہرہ کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کی بینائی ضائع کر دی ہے۔''

العیاذ باللہ ان لوگوں کے لئے کتنی تشدید آتی ہے جو آپس کے تعلقات محبت و اخوت بڑھانے کی بجائے آپس میں ذرا جھگڑا اور لڑائی کی طرح ڈالتے ہیں۔ صلہ رحمی بنیاد قرار دی ہے تمام سوشل تعلقات کی۔ سب سے نزدیک کا رحم کا رشتہ ماں کا ہے۔ پھر بھائی بہن۔ چچا۔ ماموں خالو۔ سالے سالیاں۔ ساس سسر وغیرہ درجہ بدرجہ اگر ہر شخص ان کی طرف توجہ کرکے تمام عزیزوں اور رشتہ داروں سے حسن سلوک شروع کر دے اور دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرتا رہے۔ تو زندگی کتنی خوبصورت بن جاوے۔

ایک اور حدیث میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ۔ بدلے میں کیا جانے والا احسان صلہ رحمی نہیں کہلاتا۔ اصل صلہ رحمی تو وہ ہے جو قطع رحمی کے مقابل میں کی جائے کہ ایک شخص طعن و تشنیع۔ زبان درازی اور جھگڑے فساد سے باز نہیں رہتا۔ لیکن دوسرا آدمی پھر بھی اس سے حسن سلوک ہی شیوہ رکھتا ہے۔ یہ ہے حقیقی صلہ رحمی اور اس کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو تجھے ملائیگا میں خود اس سے تعلقات بڑھاؤں گا۔ لیکن یاد رکھو کہ آج ابتداء دنیا سے میں یہ قانون مقرر کرتا ہوں کہ جو شخص بھی قطع رحمی کرے گا۔ کسی عزیز کو رشتہ دار کو دکھ دیگا اور اس سے اچھے اور عمدہ تعلقات استوار نہیں رکھے گا تو پھر میرا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ آج ذرا ذرا سی بات پر سگے بھائی ایک دوسرے کا گلا کاٹ دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور آپس کی بول چال تو چند پیسوں۔ بیویوں کی رنجش۔ بچوں کے جھگڑے اور خوشی و رنج میں شمولیت نہ کرنے کے باعث ترک کر دی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ گناہ عظیم ہے اور خدا کی لعنت کا موجب۔ العیاذ باللہ

باباکرم الٰہی صاحب درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ)

مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل قادیان سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ بابا کرم الٰہی صاحب درویش وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بابا کرم الٰہی صاحب بہت معمر آدمی تھے (ان کی عمر غالباً ایک سو سال سے زیادہ تھی) اور انہوں نے بڑے صبر اور استقلال اور اخلاص کے ساتھ قادیان میں دینی درویشی زندگی کے دن گزارے۔ یہ پاکستان بننے کے بعد پاکستان آ گئے تھے۔ مگر پھر بڑھاپے کے باوجود اخلاص کے جوش میں قادیان چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ ان کے سارے لڑکے ان کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔ البتہ ان کے بعض پوتے پوتیاں اور نواسیاں اور ایک لڑکی پاکستان میں ہیں۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۲۴ ستمبر ۵۹ء

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرے متعدد عزیزوں رشتہ داروں۔ بزرگوں۔ دوستوں اور بہی خواہ احباب کی طرف سے بیمار پرسی و دعاؤں کے بکثرت خطوط و پیغامات موصول ہو رہے ہیں جن کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ ابھی تک بستر علالت پر ہونے کی وجہ سے فرداً فرداً تحریری جواب دینے یا شکریہ ادا کرنے سے معذور ہوں۔ اب میری طبیعت بفضل خدا احباب کی دعاؤں سے رو بصحت ہے۔ گو ابھی معمولی سی تکلیف اور ضعف و کمزوری باقی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نیازمند رشید احمد ارشد عفی عنہ

درخواست دعا: میرے بہنوئی چوہدری فیض محمد صاحب کریانوالہ ضلع لائلپور بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے آمین (نسیم اختر)

مجلس خدام الاحمدیہ کی ہر شاخ اپنے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء بمقام ربوہ

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

محترم شیخ کرم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ

کے مختصر حالاتِ زندگی

(۲) از مکرم شیخ محمد شریف صاحب لاہور

ایک اور واقعہ

یہاں میں ایک واقعہ بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس سے دوست اندازہ کر سکیں گے کہ آپ واقعی کس قدر نڈر اور باہمت انسان تھے۔

لیکن جہاں جماعتی نظام درپیش ہوتا تھا۔ آپ کس قدر نرم ہو جاتے تھے۔

جیسا کہ آپ کی وفات پر جناب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا کہ آپ حق کے سامنے ایک ننگی تلوار تھے۔

آپ واقعی حق کے معاملہ میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے اور آپ کو حق کے معاملہ میں ہرگز ہرگز یہ فکر نہ ہوتا کہ آپ کا انجام کیا ہو گا۔ اور آپ کو کیا نقصان پہنچے گا۔

ایک دلچسپ واقعہ

اور آپ کی ایمانی حالت

یہ سنہ ۱۹۳۷ء کا واقعہ ہے کہ ایک فرم فلیکس شوز والوں کی طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ بلوچستان کے لئے ان کا مال فروخت کرنے کے لئے ایجنٹ کی ضرورت ہے۔

لہذا آپ اس ایجنسی کے حصول کے لئے کانپور روانہ ہو گئے۔ لیکن اتفاقاً ایک ہندو اور ایک سکھ بھی اس غرض کے لئے کوئٹہ سے سوار ہوئے

ہندو دوست نے جب آپ سے راستہ میں دریافت کیا کہ شیخ صاحب کہاں جا رہے ہیں، تو آپ نے کہا کہ فلیکس شوز کی ایجنسی لینے کی کوشش کے سلسلہ میں کانپور جا رہا ہوں۔

اس پر ہندو دوست نے کہا کہ شیخ صاحب آپ کو معلوم ہے کہ بھلہ صاحب آریہ ہیں لہذا آپ احمدی آپ کی اور انکی تو خوب لگا کر رہتی ہے۔ یہ آگ اور پانی کا ملاپ کیسے ہو سکتا ہے۔ چونکہ میں بھی اسی کوشش میں میں جا رہا ہوں۔ لہذا آپ یہیں سے واپس چلے جاویں تو بہتر ہو گا۔ شیخ صاحب چونکہ چلتے پھرتے تبلیغ کیا کرتے تھے، لہذا ہندو دوست سے کہنے لگے کہ ہمارے خدا کا حکم ہے کہ کوشش کرو۔ اس پر بحث شروع ہو گئی۔

اباجی فرماتے تھے کہ ہندو دوست یہ بھی کہتا رہا کہ شیخ صاحب آپ کو ایجنسی نہیں مل سکتی کیونکہ ڈسٹی بیوٹر آریہ ہے۔

خدائی تصرف

آپ فرماتے کہ ہم رات کے وقت کانپور پہنچے۔ ہندو اور سکھ اور آپ وہاں بھلہ صاحب ڈسٹی بیوٹر نے ایک وسیع بلڈنگ کرایہ پر لی ہوئی تھی۔ جس کے ساتھ رہائشی کمرے تھے اور ساتھ ہی ان کا گھر تھا۔ اباجی فرماتے تھے کہ صبح سویرے میں وضو کے لئے پانی تلاش کر رہا تھا۔ تو بھلہ صاحب کا ملازم آیا اور اس نے کہا کہ سب لوگ بھلہ صاحب کے پاس آجاویں بھلہ صاحب بلاتے ہیں۔

لہذا سب لوگ بھلہ صاحب کے گھر کی طرف چل پڑے جو کہ دفتر سے ملحق تھا وہاں جاکر دیکھا کہ ایک کمرہ ہے جو مندر تھا لہذا سب ہندو مسلمان اور سکھ ایجنٹ صاحبان مندر میں داخل ہو گئے

اباجی فرماتے تھے کہ میں بھی مندر میں بیٹھ گیا اور بھلہ صاحب کی بہو بیٹیوں نے بھجن گانے شروع کر دئے۔

اباجی فرماتے کہ نماز کا وقت تنگ سے تنگ ہوتا جا رہا تھا۔ لہذا مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ اور میں کھڑا ہو گیا۔ اور زور سے کہا کہ بھلہ صاحب یہ کیا ہو رہا ہے۔

بھلہ صاحب کہنے لگے کہ پوجا ہو رہی ہے۔ اباجی نے کہا کہ پھر ہم بھی رب کی پوجا کریں۔ لیکن اپنے طریقہ پر

بھلہ صاحب نے بھی بے اختیار کہا ضرور ضرور لہذا آپ مندر میں ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ بھلہ صاحب نے بھجن بند کر دیا اور شیخ صاحب نے نماز مندر میں ادا کر لی اور نماز ادا کرنے کے بعد بھلہ صاحب کو کہا کہ اب آپ بھی اپنی عبادت اپنے رنگ میں کریں۔ لہذا پھر بھجن شروع ہو گئے۔ اور اباجی وہیں مندر میں سب کے ساتھ بیٹھے رہے۔ لیکن سب کا خیال تھا کہ بھجن کے بعد اس شخص کی خوب درگت بنے گی۔

آخر بھجن بند ہوئے اور بھلہ صاحب نے کہا کہ سب دوست بیٹھے رہیں۔

پھر شیخ صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مہاراج آپ کہاں سے اور کس غرض کے لئے تشریف لائے ہیں۔

آپ نے بتلایا کہ میں آپ کی خدمت میں ایجنسی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ بھلہ صاحب نے اٹھ کر شیخ صاحب سے مصافحہ کیا اور سب کو کہا کہ —

مسلمان ہمارے کافی ایجنٹ ہیں عیسائی ہیں۔ ہندو ہیں سکھ ہیں۔

لیکن آج جس جرأت کا ثبوت شیخ صاحب نے دیا ہے میرا دل بہت خوش ہوا ہے۔ لہذا آج سے یہ شیخ میرا بھائی ہے اور اپنی بہو اور بیٹیوں سے کہا کہ میرے بھائی کے پاؤں پڑو۔

شیخ صاحب نے پاؤں پڑنے سے روک دیا۔ اور کہا کہ اسلام منع کرتا ہے البتہ خود اٹھ کر بھلہ صاحب کی بہو بیٹیوں کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور کہا کہ آج سے تم میری بیٹیاں ہو۔

اس پر اس ہندو دوست نے جو کہ کوئٹہ سے آیا تھا۔ بھلہ صاحب کو کہا کہ یہ شیخ صاحب احمدی ہیں۔ قادیان والے بھلہ صاحب نے ہنس کر کہا کہ ہاں میں خود یہ سوچ رہا تھا کہ اتنی جرأت احمدی ہی کر سکتا ہے۔ گو اس ہندو کا مقصد یہ تھا کہ احمدیت کا چرچا کر کے بھلہ صاحب کو بدظن کر دوں لیکن یہ جواب سنکر کہ یہ جرأت احمدی ہی کر سکتا ہے۔ ہندو خاموش ہو گیا۔ اور ایجنسی شیخ صاحب کو ہی ملی۔ یہ تھی شیخ صاحب کی دلیری۔ یہی بہادر اور نڈر انسان جب جماعتی نظام کا سوال ہوتا تو سب دلیری اور وجاہت کو قربان کر کے عملی نمونہ پیش کرتا جیسا کہ اوپر کے واقعہ سے عیاں ہے

انکساری

جہاں آپ اس قدر دلیر تھے وہاں آپ میں انکساری اور خدا تعالےٰ کی مخلوق سے محبت بھی بہت تھی۔

گو اس کی ہزاروں مثالیں سامنے ہیں۔ لیکن صرف ایک مثال یہاں دوستوں کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ آپ کے ملازمین کی تعداد کافی تھی۔

آپکو علم میں لایا گیا کہ رام لال ملازم جو کہ ایک ہندو ہے۔ تین یوم سے کام پر نہیں آ رہا۔ آپ اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کے گھر سے اس کی خیریت معلوم کی تو اس کے بچے رو رہے تھے کہ اسے گنٹھیا ہو گیا ہے اور اس کی ٹانگیں جڑ گئی ہیں۔ آپ چونکہ خاندانی طور پر حکیم تھے لہذا آپ خود بازار گئے اور اس کے لئے دوا خود بنا کر لائے اور مالش کے لئے دوا بھی دی۔ اور مالش کے لئے ساتھ ایک اور ملازم لے گئے۔ لیکن جس آدمی کو مالش کے لئے لے گئے۔ وہ اس طریقہ سے مالش نہ کر سکا۔

لہذا آپ ہر روز تک اسے خود مالش کرتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ تندرست ہو گیا۔ اور اس کے لئے دعائیں الگ کرتے کہ اے اللہ تعالےٰ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اس پر فضل کر اسے صحت دے لہذا خدا تعالےٰ نے اسے صحت دی۔ اور وہ شفایاب ہو گیا۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی کے تو آپ عاشق تھے اس کے متعلق بھی صرف ایک واقعہ ہی لکھ کر اکتفا کرتا ہوں۔

آپ ہمیشہ بلاناغہ مغرب و عشاء کی نمازیں مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔

ایک روز آپ جب مسجد سے آنے لگے تو ایک کونہ میں ایک شخص بغیر بستر سو رہا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ اس نے کہا کہ میں مسافر ہوں۔ کام کے لئے یہاں آیا ہوں کہ کوئی کام یہاں مل جائے۔

آپ سیدھے گھر آئے۔ گھر مسجد سے ½۱ میل کے قریب دور تھا۔ آپ چپکے سے گھر میں داخل ہوئے۔ اور اپنی چارپائی اور بستر اٹھایا۔ اور ساتھ ہی اپنا کھانا بستر پر رکھکر چارپائی سر پر اٹھا کر آپ ڈیڑھ میل دور مسجد میں لے گئے۔ اور مسافر کو اپنے بستر پر سلا کر اور کھانا کھلا کر آئے۔

آپ انسان تو انسان جانوروں سے بھی نہایت درجہ محبت سے پیش آتے اور جب بھی کوئی پھل گھر میں آتا۔ گھر کے جانور مثلاً بھینس یا گائے کا حصہ نکال کر سب سے پہلے الگ رکھدیتے۔

اپنی بہوؤں کا اس قدر خیال کرتے اور اس قدر عزت سے پیش آتے کہ گمان ہوتا کہ یہ شاید ان کی حقیقی بیٹیاں ہیں۔

(باقی)

درخواستِ دعا

عزیزم سید عبد الشکور برادر اصغر سید عبد الغفور صاحب میونسپل کمیٹی ربوہ عرصہ چار ماہ سے لگاتار بیمار چلا آ رہا ہے۔ اس وقت حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(نذیر احمد فیض ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت: میرے بہنوئی صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب (ریٹائرڈ) آج رات لاہور میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

تبدیل ہونیوالے احباب اور مقامی عہدیداران کا فرض

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوں تو جاتے وقت سابقہ جماعت کے سیکرٹری مال یا پریذیڈنٹ کو اپنے نئے پتہ سے پورے طور پر آگاہ کر دیا کریں اور جہاں جائیں اس جماعت میں اپنی آمد کی اطلاع فی الفور دے دیا کریں۔

۲۔ سیکرٹریان مال کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ تبدیل ہونے والے احباب کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوائیں تو (۱) اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ ایسے احباب کے نئے پتہ جات صحیح اور مکمل لکھا کریں تا نئی جگہوں پر ان کے چندہ جات کی وصولی کا بروقت انتظام کیا جا سکے اور (۲) ایسی اطلاعات کو اکٹھا کر کے ایک لمبے عرصہ کے بعد بھجوانا درست نہیں۔ ہر شخص کی تبدیلی کی اطلاع ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوادی جایا کرے۔ اسی طرح سیکرٹریان مال کو چاہئے کہ نئے آنے والے احباب کے متعلق بھی ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو اطلاع بھجواتے رہا کریں۔ جماعت کی طرف سے یا نظارت بیت المال کی طرف سے تحریک کئے جانے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم مستری غلام حیدر صاحب ہیڈ فرم ذکو انجن مشینیڈ قادیان کے دائیں کان کا پردہ پھٹ گیا ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز احباب میرے چھوٹے بچے عزیز فضل الرحمٰن کے سینے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (مستری عبدالرحمٰن دہلی ہیئر انگلساوس میانوالی)

(۲) خاکسار کے والد محترم بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔ (راجہ مظفر اللہ خان ربوہ)

(۳) میں عرصہ ایک سال سے بعارضہ مراق علیل ہوں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (غلام نبی موسیٰ والہ ضلع سیالکوٹ)

(۴) میرا بچہ عزیزم محمد عیسےٰ گیارہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (محمد عبداللہ سب انسپکٹر پولیس راولپنڈی)

(۵) میرا چھوٹا بھائی سخت بیمار ہے اور میں بعض مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ اگرچہ میں احمدی نہیں ہوں۔ تاہم اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے بھائی کی صحت یابی اور میری مشکلات کے دور ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ (علی محمد گجر ڈاکخانہ اور حمہ ضلع سرگودھا)

(۶) ہم دونوں آجکل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظفر بلوی و محمد ذکریا طاہر میڈیکل کالج لاہور)

(۷) میرے والد محترم ظہور الحق صاحب عباسی بخار اور ضعف قلب کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ نیز میری والدہ محترمہ کو جوڑوں کی درد کی شکایت ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں والد صاحب اور والدہ صاحبہ ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اکرام الحق عباسی بھیرہ)

(۸) منشی محمد شفیع صاحب (کوٹھی نمبر ۱۰۸ نئی آبادی راوی روڈ لاہور) بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔ (فتح محمد خاں دھرمساوی لاہور)

(۹) میرے خلاف قریباً اڑھائی سال سے ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب جماعت سے مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الدین چک ۵۵ گ ب۔ ضلع لائلپور)

(۱۰) مولوی عبداللطیف صاحب دیہاتی مبلغ ربوہ کے بچے موسمی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب کرے۔

(۱۱) میری والدہ صاحبہ قریباً چار ماہ سے بعارضہ بخار و ضعف جگر بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ظفر اللہ خاں پوسٹل کلرک سیالکوٹ شہر)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر بدستور سابق انشاء اللہ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے۔ جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات مجلس کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" سے پورے کرنے ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف ۱۲ آنے سالانہ ہے اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو ہر غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اجتماع سے پہلے اس چندہ کی وصولی سو فیصدی پوری ہو جائے۔ تا کہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اور دوسرے چندوں پر اس کا بار نہ پڑے۔

عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے باشرح یہ چندہ وصول کر کے وسط اکتوبر سے پہلے ضرور مرکز میں بھجوا دیں تا کہ انتظامات میں سہولت رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعانت الفضل } محترمہ اہلیہ صاحبہ کرنل عطاء اللہ صاحب الریاض ڈیگن روڈ لاہور نے عزیز انیس احمد صاحب کی سینٹ پرسنٹ اکیڈیمی انگلینڈ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بخیریت واپسی پر۔ نیز منیر احمد صاحب کی بی۔ایس۔سی آنرز پنجاب یونیورسٹی سے پاس کرنے کی خوشی میں مبلغ ۱۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ خوشی مبارک کرے۔ (مینیجر الفضل)

---

(۱۲) میری خالہ اہلیہ ماسٹر نذیر اللہ صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت پرانی صحابیہ ہیں۔ کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

نیز برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کے بڑے لڑکے عزیزم عبدالشکور صاحب جن کو گردے میں پتھری کی تکلیف تھی۔ احباب کی دعاؤں سے بفضل تعالیٰ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب ان کی بھی مزید صحت اور کامل شفایابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (سردار رحمت اللہ دارالرحمت ربوہ)

(۱۳) خاکسار ان دنوں بعض تفکرات میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین (حافظ عبدالرشید ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

(۱۴) میرے بھائی محمد سلیم صاحب ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ دوست ان کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالغنی ربوہ)

ولادت } اللہ تعالیٰ نے مجھے ۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی عمر عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین

(محمد حسین چیمہ ساکنہ ولادہ چیمہ ضلع گوجرانوالہ)

تریاق سِل — سل دق، دائمی نزلہ، کھانسی عام کمزوری کا بے نظیر علاج
قیمت ایک ماہ کورس -/-/۱۰ روپے
تیار کردہ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ** (رجسٹرڈ)

قرص نور
قابل رشک صحت اور طاقت
جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو۔ ضعف دل و دماغ۔ دل کی دھڑکن کمزوری مثانہ۔ عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا فوری اور مستقل علاج
قیمت مکمل کورس چار روپے
فہرست ادویہ مفت طلب کریں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ
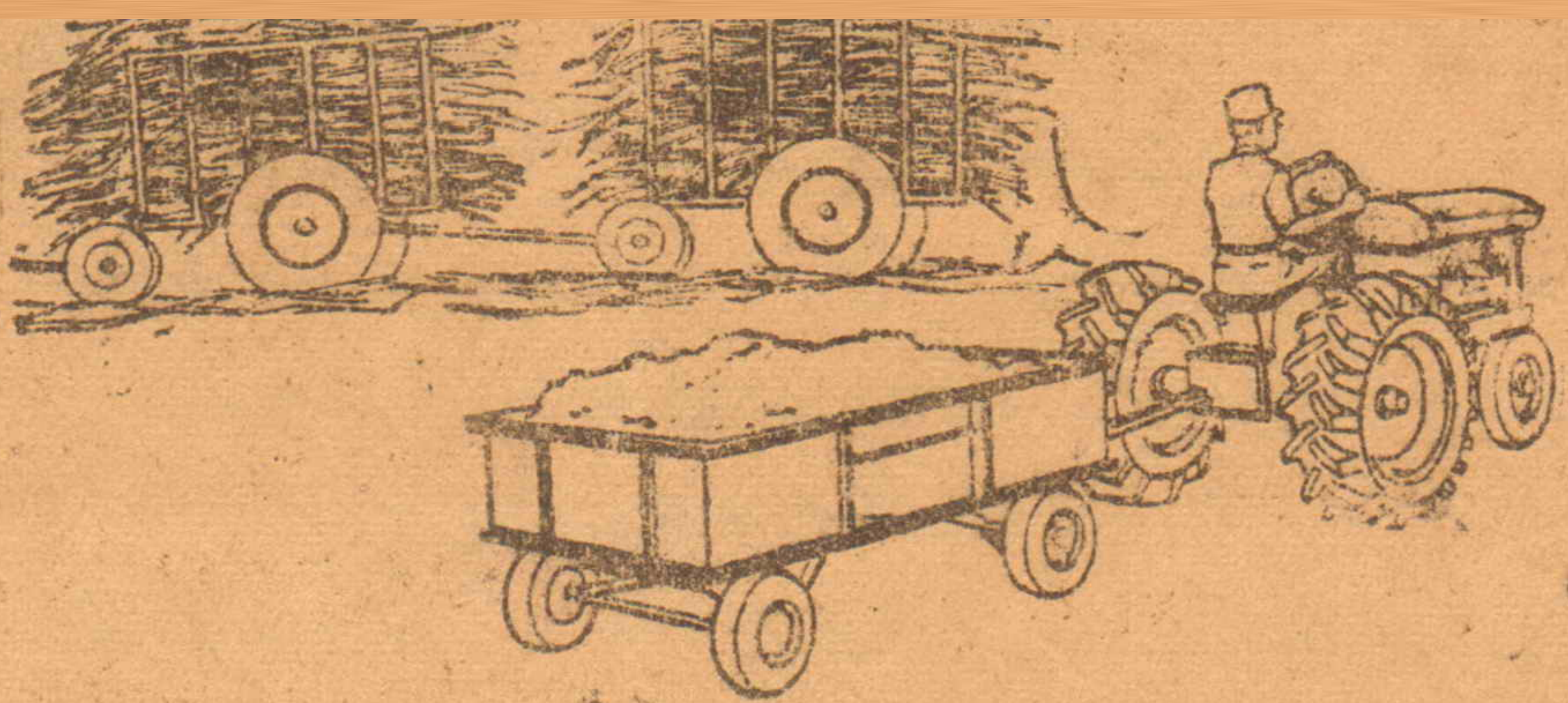
"رشی" ٹرالیاں۔ ٹریلرز۔ ٹھیلے اور سامان ڈھونے کی دیگر ہاتھ گاڑیاں
(ٹریڈ مارک)
برائے فیکٹری گودام تجارتی ادارے واسٹور اگریکلچر فارم میونسپلٹی پارک ہسپتال ریلوے اور بندرگاہ وغیرہ
۲۰۰ مختلف اقسام اور انگلش اسٹینڈرڈ ڈیزائن پر
بنانے والے:-
الرشی انڈسٹریز
آفس و اسٹور
ایچ۔ ایس رابیڈوانی اسٹریٹ
کراچی نمبر ۳
تقسیم کنندگان برائے مغربی پاکستان
اے رشی اینڈ کمپنی
پوسٹ آفس بکس نمبر ۴۸۰
کراچی نمبر ۲
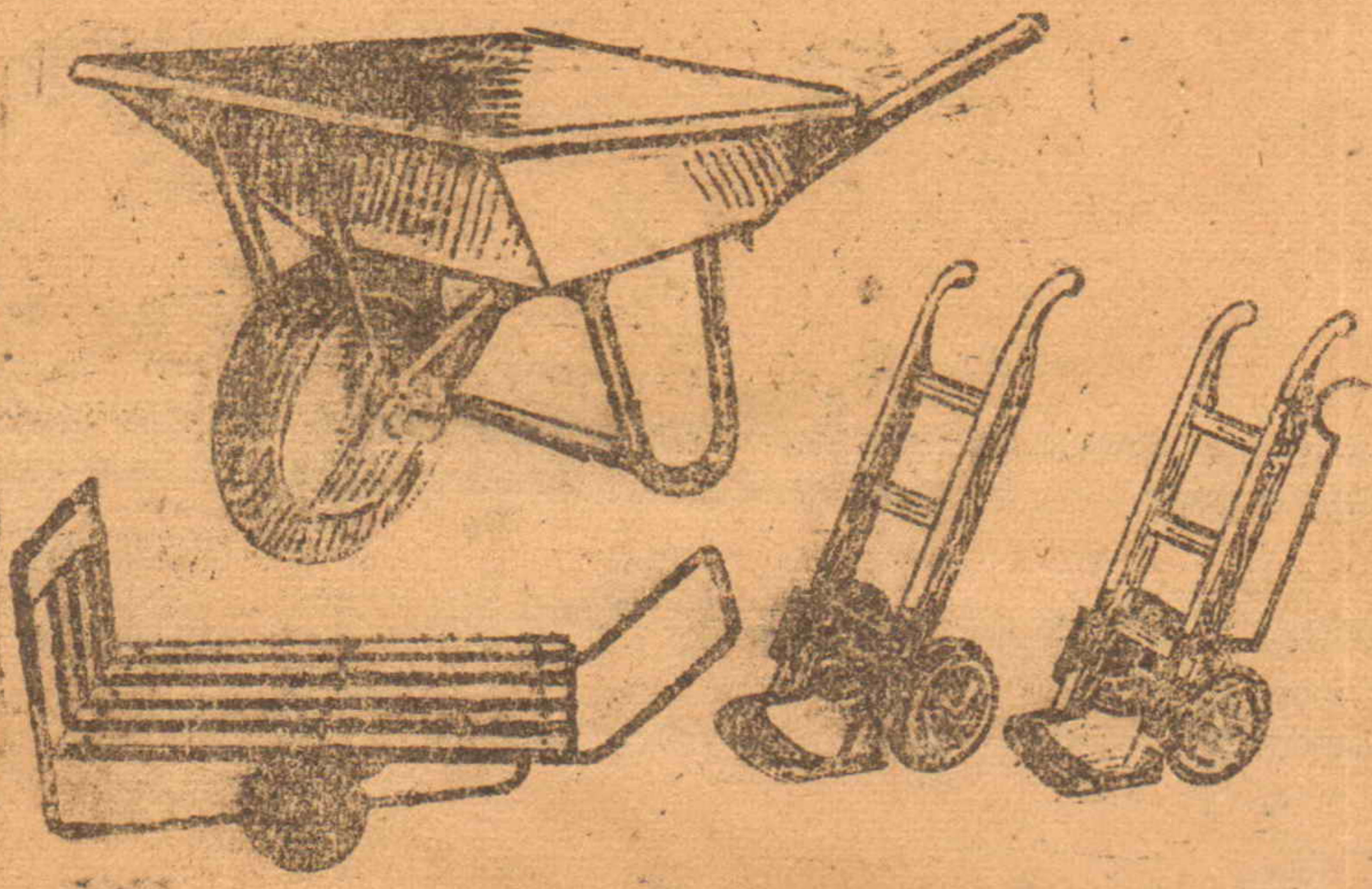
راحت خنازیری
خنازیروں کا شافی علاج — قیمت پندرہ روپے
محترم شیخ محمد رفیق صاحب متصل منصبی حافظ آباد تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی "راحت خنازیری" کے استعمال سے میری بیوی اور لڑکی جو کہ عرصہ تین سال سے خنازیر (گنٹھیروں) جیسی موذی مرض میں مبتلا تھیں بفضل خدا تندرست ہو گئی ہیں۔ اور دیگر عوارضات درد سر۔ کھانسی اور اعصابی بے چینی بھی جاتی رہی ہے۔ الحمد للہ!
نوٹ:- خنازیر کا علاج مقامی اور اندرونی ہے خط مفصل لکھیں۔
دواخانہ طب جدید کھوکھر منزل چک سکھیکی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

حب اٹھرا
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل کورس ۱۳/۱۲/- روپے
نرینہ اولاد گولیاں
لڑکا پیدا ہونے کی دوائی مکمل کورس -/۹ روپے
حب جنید
ہسٹیریا۔ مالیخولیا کا علاج
۴۸ گولیاں -/۶ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قابل فروخت زمین
دو مربعہ باموقعہ زمین جسے بارہ مہینے پانی مل سکتا ہے۔ متصل جنڈی نزد لیہ میں قابل فروخت ہے۔
خواہشمند احباب چوہدری محمد منصف خانصاحب معرفت دفتر الفضل سے خط و کتابت کریں۔

مکان قابل فروخت
ایک مکان واقع محلہ دارالرحمت غربی ربوہ جو ایک کمرہ اور چار دیواری پر مشتمل ہے اور جس کا رقبہ تقریباً ایک کنال ہے فروخت کرنا مطلوب ہے ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں:-
غ۔م معرفت سیکرٹری آبادی کمیٹی ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ ربوہ) کے عطریات
سہاگ۔ حنا۔ گلاب۔ چنبیلی۔ شام شیراز۔ گل شبو
ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون:- دفتر لاہور جنرل بکنگ آفس سرگودھا دفتر ایریا گروپ سرگودھا دفتر بی گروپ سرگودھا جنرل مینجر اے گروپ سرگودھا
۴۴۹۰۔ ۳۴۴۳ — ۳۶۶۳-۴۲۶۸ — ۲۳۹۵ — ۳۱۶۳

نمبر سروس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱-۳۰	۱۵-۱۵								
از سرگودھا برائے کانڈیوال	۱۴	۱۶									
از کانڈیوال برائے سرگودھا	۶	۶-۱۵									

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔
(جنرل مینجر)

دعائے مغفرت

(۱) میرا چھوٹا بھائی عزیز فیض احمد مورخہ ۱۷/۹/۵۹ء بروز جمعرات فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(عنایت اللہ باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۳/۵-R بنگر شیل دار براستہ بخانی منڈی ضلع بہاولپور)

(۲) میرے بڑے بہنوئی محترم سردار خانصاحب مورخہ ۱۹/۹/۵۹ء ساڑھے چار بجے شام کو کراچی میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مرحوم نے چار بچیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر ان کی خود کفالت فرمائے۔
(عزیز احمد زاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

محترم مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہاسپٹل فرماتے ہیں
"میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات
خود استعمال کئے ہیں اور اپنے مریضوں کو استعمال
کرائے ہیں ان کو بے حد مفید پایا ہے"
طاقت کی اکسیری گولیاں جسم کے تمام اعصاب اور پٹھوں کو بے حد
طاقت دیتی ہیں۔ قیمت دو ہفتہ کورس چھ روپے۔
ناظم طبیہ عجائب گھر المنیہ آباد ضلع گوجرانوالہ

باموقعہ قابل فروخت اراضی

محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں چار کنال اراضی
کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے زمین نہایت باموقعہ
اور مسجد کے قریب ہے پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ
ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا بالمشافہ گفتگو کریں۔
زمعرفت نظارت امور عامہ ربوہ

مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں

"مجھے ایک عرصہ سے اعصابی کمزوری کی شکایت تھی۔ جگر بھی خراب تھا۔ جس کی وجہ سے بے چینی، گھبراہٹ اور گردن کے اعصاب میں درد رہتا تھا۔ نیز دماغی کمزوری کے باعث چکر بھی آتے تھے صرف اکیس یوم تک "دواخانہ رحمت ربوہ" کی دوائی استعمال کی ہے۔ جس سے بفضل تعالیٰ اب کوئی تکلیف باقی نہیں رہی طبیعت بھی بشاش رہتی ہے اور تازہ خون بھی بتدریج پیدا ہو رہا ہے۔ الحمد للہ"
کالی دوائی میں فولاد کو ایک خاص طریق سے جذب کیا جاتا ہے۔ یہ دوا جگر، پتہ اور تلی کی تمام امراض مثلاً یرقان نیا یا پرانا۔ ضعف جگر (خواہ چالیس سالہ کیوں نہ ہو)۔ اعصابی درد، چہرہ کی چھائیاں۔ زردی۔ تلووں کا جلنا۔ گرمی۔ دائمی قبض۔ بھوک نہ لگنا۔ جوش خون۔ تپ تلی وغیرہ وغیرہ کا بفضل تعالیٰ سنٹ پرسنٹ کامیاب علاج ہے۔ علاوہ ازیں معدہ و امعاء کو بھی مضبوط بناتی ہے۔ قیمت:۔ ۲۱ خوراک ۔/۳/۱ روپے علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

مینیجر دواخانہ رحمت گول بازار ربوہ

ایس سی کالج شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پاکستان لاہور

اکتوبر سیشن

برائے انگریزی۔ اردو۔ عربی۔ پشتو۔ سندھی
شارٹ ہینڈ۔ داخلہ جاری ہے۔ فیس مبلغ ۱۵۰ روپے
واقف زندگی سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ حسب
سابق تصدیق ضروری ہے۔
ایس۔ یو۔ شیخ کوثر ڈائریکٹر شارٹ ہینڈ

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

پروپرائٹر:۔ ایس کوثر کمپنی لمیٹڈ دی مال لاہور
فون نمبر ۵۳۸۲

ہمارے ڈیلرز

برائے مری
(۱) میسرز خادم برادرز مال روڈ مری
(۲) " نواب دین اینڈ سنز "

برائے ایبٹ آباد
(۱) میسرز عبد الحنان عثمانی ۱۷۷۲ جناح روڈ ایبٹ آباد
(۲) میسرز اشرف خورشید اینڈ کو سٹیشن کینٹ۔ ایبٹ آباد

برائے مردان
جیلانی جنرل سٹور بجت گنج مردان

برائے حویلیاں
زمانہ کریانہ سٹور۔ لنڈا بازار حویلیاں

پپلاں ضلع میانوالی
لیاقت جنرل سٹور پپلاں

-• ایندھن کے پریشان کن مسائل سے یقیناً آپ کو بھی ذہنی کوفت پہونچتی ہوگی

لیکن

-• اب آپ پریشان نہ ہوں۔ ہمارے تیار کردہ چولھے خریدیئے جو آپ کی بے شمار مشکلات کا سدباب کرنے کے علاوہ بلحاظ

• خوبصورتی • مضبوطی
• تیل کی کفایت اور
• افراطِ حرارت

تمام دنیا میں بہترین ہیں

مختلف شہروں میں ہمارے ڈیلروں سے خریدیں یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیں

ہمارے ڈیلرز

برائے لاہور
(۱) میسرز چاننہ مارٹ دھنی رام سٹریٹ انار کلی لاہور
(۲) میسرز چاننہ کراکری ہاؤس رنگ محل لاہور
(۳) ایس نبی بخش اینڈ سنز دی مال لاہور
(۴) میسرز لائٹ ہاؤس دی مال لاہور

برائے جہلم
میسرز قریشی برادرز جہلم

برائے گجرات
شیخ نبی بخش اینڈ سنز گجرات

برائے راولپنڈی
ملک جنرل سٹور صرافہ بازار راولپنڈی

برائے پشاور
(۱) میسرز پیپرز ہاؤس بیرون کابلی دروازہ پشاور
(۲) " سٹینڈرڈ فرنیچر ہاؤس صدر بازار "
(۳) پشاور ہاؤس صدر روڈ پشاور

رشید اینڈ برادرز ٹرنک بازار سیالکوٹ